

تم نے امر (خلافت) کیلئے نااہلوں کو چن لیا اور اسی جگہ پر سے لا اتارا کہ جو اس کے اتر نے کی جگہ نہ تھی۔ عنقریب اللہ ظلم ڈھانے والوں سے بدلے لے گا۔ کھانے کے بدلے میں کھانے کا اور پینے کے بدلے میں پینے کا۔ یوں کہ انہیں کھانے کیلئے حظول اور پینے کیلئے ایلو اور زہر ہلاہل دیا جائے گا اور ان کا اندر ورنی لباس خوف اور بیرونی پہنا و تلوار ہو گا۔ وہ کھا ہوں کی سوار یاں اور خطاؤں کے بار بردار اونٹ ہیں۔ میں قسم پر قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میرے بعد بنی امیہ کو یہ خلافت اس طرح تحکوم دینا پڑے گی جس طرح بلغم تحکوم کا جاتا ہے۔ پھر جب تک دن رات کا چکر چلتا ہے گا وہ اس کا ذائقہ چکھیں گے اور نہ اس کا مزا اٹھا سکیں گے۔

--☆☆--

خطبہ (۱۵۷)

میں تمہارا اچھا ہمسایہ بن کر رہا اور اپنی طاقت بھر تمہاری نگہداشت و حفاظت کرتا رہا اور تمہیں ذلت کے پھندوں اور ظلم کے بندھنوں سے آزاد کیا۔ (یہ صرف) تمہاری تھوڑی سی بھلانی کا شکر یہ ادا کرنے اور تمہاری بہت سی ایسی برا نیوں سے چشم پوشی برتنے کیلئے کہ جو میری آنکھوں کے سامنے اور میری موجودگی میں ہوتی تھیں۔

--☆☆--

خطبہ (۱۵۸)

اس کا حکم فیصلہ کن اور حکمت آمیز اور اس کی خوشنودی امام اور رحمت ہے۔ وہ اپنے علم سے فیصلہ کرتا ہے اور اپنے حرم سے غفو کرتا ہے۔ بارہا! تو جو کچھ (دے کر) لے لیتا ہے اور جو کچھ عطا کرتا ہے اور جن (مرضوں سے) شفا دیتا ہے اور جن آزمائشوں میں ڈالتا ہے (سب پر) تیرے لئے حمد و شنا ہے، ایسی حمد جو انتہائی درجے تک تجھے

اَصْفَيْتُمْ بِالْأَمْرِ غَيْرَ أَهْلِهِ، وَ اَوْرَدْتُمُوهُ
غَيْرَ مَوْرِدِهِ، وَ سَيَنْتَقِمُ اللَّهُ مِنْ ظَلَمٍ،
مَا كَلَّا بِسَلَكٍ، وَ مَشَرَّبًا بِمَشَرَبٍ، مِنْ
مَطَاعِيمُ الْعَلْقَمِ، وَ مَشَارِبُ الصَّبِيرِ وَ الْيَقِيرِ،
وَ لِبَاسِ شَعَارِ الْخَوْفِ، وَ دَثَارِ السَّيْفِ. وَ
إِنَّمَا هُمْ مَطَايِّبُ الْخَطِيَّبَاتِ وَ رَوَادُ الْأَشَامِ.
فَاقْسِمُ، ثُمَّ اُقْسِمُ، لَتَنْخَمِنَّهَا اُمَيَّةُ
مِنْ بَعْدِنِي كَمَا تُلْفُظُ النَّحَامَةُ، ثُمَّ لَا
تَذُوقُهَا وَ لَا تَتَطَعَّمُ بِطَعْمِهَا آبَدًا مَا كَرَّ
الْجَدِيدِانِ!

-----☆☆-----

(۱۵۷) وَ مِنْ خُطْبَةِ اللَّهِ عَلَيْهِ الْمَلَامُ

وَ لَقَدْ أَحْسَنْتُ جِوَارَكُمْ، وَ أَحْطُطْ
بِجُهْدِي مِنْ وَرَائِكُمْ، وَ أَعْتَقْتُكُمْ مِنْ
رِبْقَتِ الدُّلُّ، وَ حَلَقَتِ الضَّيْمِ، شُكْرًا مِنْ لِبْرِ
الْقَلِيلِ، وَ إِظْرَاقًا عَمَّا أَدْرَكَهُ الْبَصَرُ، وَ
شَهِدَةُ الْبَدَنُ، مِنَ الْبُنْكَرِ الْكَثِيرِ.

-----☆☆-----

(۱۵۸) وَ مِنْ خُطْبَةِ اللَّهِ عَلَيْهِ الْمَلَامُ
أَمْرَةُ قَضَاءٍ وَ حِكْمَةٌ، وَ رِضَاهُ أَمَانٌ وَ
رَحْمَةٌ، يَقْضِي بِعِلْمٍ، وَ يَعْفُو بِحِلْمٍ.
اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلَى مَا تَأْخُذُ وَ لَا تُعْطِي،
وَ عَلَى مَا تُعَافِي وَ تَبْتَلِي، حَمْدًا يَكُونُ
أَرْضَى الْحَمْدِ لَكَ، وَ أَحَبَّ الْحَمْدِ إِلَيْكَ،

پسند آئے اور انہائی درجے تک تجھے محبوب ہو اور تیرے نزدیک ہر ستائش سے بڑھ چڑھ کر ہو، ایسی حمد جو کائنات کو بھردے اور جو تو نے چاہا ہے اس کی حد تک پہنچ جائے، ایسی حمد کہ جس کے آگے تیری بارگاہ تک پہنچنے سے کوئی حجاب ہے اور نہ اس کیلئے کوئی بندش، ایسی حمد کہ جس کی گنتی نہ کہیں پرٹو ہے اور نہ اس کا سلسلہ ختم ہو۔

ہم تیری عظمت و بزرگی کی حقیقت کو نہیں جانتے، مگر اتنا کہ تو زندہ و کار ساز (عالم) ہے، نہ تجھے غنو مگی ہوتی ہے اور نہ نیند آتی ہے، نہ تارِ نظر تجھ تک پہنچ سکتا ہے اور نہ نگاہیں تجھے دیکھ سکتی ہیں، تو نے نظروں کو پالیا ہے اور عمروں کا احاطہ کر لیا ہے اور پیشانی کے بالوں کو پیروں (سے ملا کر) گرفت میں لے لیا ہے۔ یہ تیری مخلوق کیا ہے جو ہم دیکھتے ہیں اور اس میں تیری قدرت (کی کار سازیوں) پر تعجب کرتے ہیں اور تیری عظیم فرمادہ (خالق) جو ہماری آنکھوں سے کرتے ہیں، حالانکہ در حقیقت وہ (خالق) جو ہماری آنکھوں سے او جھل ہے اور جس تک پہنچنے سے ہماری نظریں عاجز اور عقلیں درماندہ ہیں اور ہمارے اور جن کے درمیان غیب کے پر دے حائل ہیں اس سے کہیں زیادہ باعظمت ہے۔

جو شخص (وسوسوں سے) اپنے دل کو خالی کر کے اور غور و فکر (کی قوتوں) سے کام لے کر یہ جانا چاہے کہ تو نے کیونکر عرش کو قائم کیا ہے اور کس طرح مخلوقات کو پیدا کیا ہے اور کیونکر آسمانوں کو فضا میں لٹکایا ہے اور کس طرح پانی کے تھیڑوں پر زمین کو پچایا ہے تو اس کی آنکھیں تھک کر اور عقل مغلوب ہو کر اور کان حیران و سراسیمہ اور فکر گم گشته راہ ہو کر پلٹ آئے گی۔

[اسی خطبہ کا ایک جزیہ ہے]

وہ اپنے خیال میں اس کا دعویدار بتتا ہے کہ اس کا دامنِ امید اللہ

وَ أَفْضَلُ الْحَمْدِ عِنْدَكَ، حَمْدًا يَمْلأُ
مَا خَلَقْتَ، وَ يَبْلُغُ مَا أَرْدَثَ،
حَمْدًا لَا يُحَجِّبُ عَنْكَ، وَ لَا يُقْصَرُ
دُونَكَ، حَمْدًا لَا يَنْقُطُعُ عَدَدُهُ،
وَ لَا يَفْتَنُ مَدْدُهُ۔

فَلَسْنَا نَعْلَمُ كُنْهَ عَظَيْتَكَ إِلَّا أَنَّا
نَعْلَمُ أَنَّكَ حَتَّىٰ قَيْوُمٌ، لَا تَأْخُذْكَ
سِنَةً وَ لَا نَوْمٌ، لَمْ يَنْتَهِ إِلَيْكَ نَظَرٌ،
وَ لَمْ يُدْرِكْكَ بَصَرٌ، أَدْرَكْتَ الْأَبْصَارَ،
وَ أَحْصَيْتَ الْأَعْمَارَ، وَ أَخَذْتَ بِالنَّوَاصِينَ وَ
الْأَقْدَامِ، وَ مَا الَّذِي نَرَىٰ مِنْ خَلْقِكَ،
وَ نَعْجَبُ لَهُ مِنْ قُدْرَتِكَ، وَ نَصِفْهُ مِنْ
عَظِيمِ سُلْطَانِكَ، وَ مَا تَغَيَّبَ عَنَّا مِنْهُ،
وَ قَصَرَتْ أَبْصَارُنَا عَنْهُ، وَ انْتَهَتْ عُقُولُنَا
دُونَهُ، وَ حَالَتْ سَوَاتِرُ الْغُيُوبِ بَيْنَنَا وَ
بَيْنَهُ آَعْظَمُ۔

فَمَنْ فَرَغَ قَلْبِهُ، وَ أَعْمَلَ فِكْرَهُ، لِيَعْلَمَ
كَيْفَ أَقْيَمَتْ عَرْشَكَ، وَ كَيْفَ ذَرَأْتَ خَلْقَكَ،
وَ كَيْفَ عَلَقْتَ فِي الْهَوَاءِ سَمَوَاتِكَ، وَ كَيْفَ
مَدَدْتَ عَلَى مَوْرِ الْمَاءِ أَرْضَكَ، رَجَعَ طَرْفُهُ
حَسِيرًا، وَ عَقْلُهُ مَبْهُورًا، وَ سَمْعُهُ وَالِهَا، وَ
فِكْرُهُ حَائِرًا۔

[منہما]

يَدِّيْعُ بِرَعْمِيَّةِ آَنَّهُ يَرْجُو اللَّهَ،

سے والستہ ہے۔ خدائے برتر کی قسم! وہ جھوٹا ہے۔ (اگر ایسا ہی ہے) تو پھر کیوں اس کے اعمال میں اس امید کی جھلک نمایاں نہیں ہوتی، جبکہ ہر امیدوار کے کاموں میں امید کی بیچان ہو جایا کرتی ہے، سوائے اس امید کے کہ جو اللہ سے لگائی جائے کہ اس میں کھوٹ پایا جاتا ہے اور ہر خوف وہ راس جو (دوسروں سے ہو) ایک مسلمہ حقیقت رکھتا ہے مگر اللہ کا خوف غیر یقینی سا ہے۔ وہ اللہ سے بڑی چیزوں کا اور بندوں سے چھوٹی چیزوں کا امیدوار ہوتا ہے۔ پھر بھی جو عاجزی کارویہ بندوں سے رکھتا ہے وہ رویہ اللہ سے نہیں برتا تو آخر کیا بات ہے کہ اللہ کے حق میں اتنا بھی نہیں کیا جاتا جتنا بندوں کیلئے کیا جاتا ہے۔

کیا تمہیں کبھی اس کا بھی اندیشہ ہوا ہے کہ کہیں تم ان امیدوں (کے دعووں) میں جھوٹے تو نہیں؟ یا یہ کہ تم اسے محل امید ہی نہیں سمجھتے۔ یوں ہی انسان اگر اس کے بندوں میں سے کسی بندے سے ڈرتا ہے تو جو خوف کی صورت اس کیلئے اختیار کرتا ہے اللہ کیلئے ویسی صورت اختیار نہیں کرتا۔ انسانوں کا خوف تو اس نے نظر کی صورت میں رکھا ہے اور اللہ کا ڈر صرف ٹال مٹول اور (غلط سلط) وعدے۔ یوں ہی جس کی نظروں میں دنیا عظمت پالیتی ہے اور اس کے دل میں اس کی عظمت و قوت بڑھ جاتی ہے تو وہ اسے اللہ پر ترجیح دیتا ہے اور اس کی طرف مڑتا ہے اور اسی کا بندہ ہو کر رہ جاتا ہے۔

تمہارے لئے رسول اللہ ﷺ کا قول عمل پیروی کیلئے کافی ہے اور ان کی ذات دنیا کے عیب و نقص اور اس کی رسوائیوں اور برائیوں کی کثرت دکھانے کیلئے رہنماء ہے۔ اس لئے کہ اس دنیا کے دامنوں کو ان سے سمیٹ لیا گیا اور دوسروں کیلئے اس کی وسعتیں مہیا کر دی گئیں اور اس (زال دنیا کی چھاتیوں سے) آپ کا دودھ چھڑادیا گیا اور اس کی آرائشوں سے آپ کا رخ موڑ دیا گیا۔

كَذَبٌ وَ الْعَظِيمُ! مَا بَالُهُ لَا يَتَبَيَّنُ
رَجَآءُهُ فِي عَمَلِهِ؟ فَكُلُّ مَنْ رَجَأَ عُرِفَ
رَجَآءُهُ فِي عَمَلِهِ، وَ كُلُّ رَجَاءٍ إِلَّا
رَجَاءُهُ لِلَّهِ تَعَالَى . فَإِنَّهُ مَدْخُولٌ،
وَ كُلُّ خَوْفٍ مُحَقَّقٌ، إِلَّا خَوْفَ اللَّهِ فَإِنَّهُ
مَعْلُولٌ، يَرْجُو اللَّهَ فِي الْكَبِيرِ، وَ يَرْجُو
الْعِبَادَ فِي الصَّغِيرِ، فَيُعِطِي الْعَبْدَ مَا لَا
يُعِطِي الرَّبَّ! فَهَا بَالْلَّهِ حَلَّ ثَنَاؤهُ يُقْصَرُ
بِهِ عَمَّا يُصْنَعُ بِهِ لِعِبَادَةٍ؟

أَ تَخَافُ أَنْ تَكُونَ فِي رَجَائِكَ لَهُ
كَذِبًا؟ أَوْ تَكُونَ لَا تَرَاهُ لِلرَّجَاءِ مَوْضِعًا؟
وَ كَذِلِكَ إِنْ هُوَ حَافَ عَنْهَا مِنْ عَيْنِهِ،
أَعْطَاهُ مِنْ حَوْفِهِ مَا لَا يُعِطِي رَبَّهُ،
فَجَعَلَ حَوْفَةً مِنَ الْعِبَادَ نَقْدًا، وَ حَوْفَةً
مِنْ خَالِقِهِ ضِمَارًا وَ وَعْدًا، وَ كَذِلِكَ
مَنْ عَظَمَ الدُّنْيَا فِي عَيْنِهِ، وَ كَبُرَ مَوْقِعُهَا
مِنْ قَلْبِهِ، أَثْرَهَا عَلَى اللَّهِ تَعَالَى، فَأَنْقَطَعَ
إِلَيْهَا، وَ صَارَ عَبْدًا لَهَا.

وَ لَقَدْ كَانَ فِي رَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَافِ لَكَ فِي
الْأُسُوَّةِ، وَ دَلِيلُ لَكَ عَلَى ذَمِّ الدُّنْيَا وَ
عَيْنِهَا، وَ كَثْرَةِ مَخَازِيْهَا وَ مَسَاوِيْهَا، إِذْ
قُبِضَتْ عَنْهُ أَطْرَافُهَا، وَ وُطِئَتْ لِغَيْرِهِ
أَكْنَافُهَا، وَ فُطِمَ عَنْ رَضَا عَهَا، وَ زُوِّيَ عَنْ
زَخَارِهَا.

اگر دوسرا نمونہ چاہو تو موتیٰ کلیم اللہ علیہ السلام ہیں کہ جنہوں نے اپنے اللہ سے کہا کہ: ”پروردگار! تو جو کچھ بھی اس وقت تھوڑی بہت نعمت بھیج دے گا میں اسی کا محتاج ہوں۔“ خدا کی قسم! انہوں نے صرف کھانے کیلئے روٹی کا سوال کیا تھا۔ چونکہ وہ زمین کا ساگ پات کھاتے تھے اور لا غری اور (جسم پر) گوشت کی کمی کی وجہ سے ان کے پیٹ کی نازک جلد سے گھاس پات کی بجزی دکھائی دیتی تھی۔

اگر چاہو تو تیسری مثال داؤد علیہ السلام کی سامنے رکھ لو جو صاحب زبور اور اہل جنت کے قاری ہیں۔ وہ اپنے ہاتھ سے بھجو کی پتیوں کی ٹوکریاں بناتے تھے اور اپنے ساتھیوں سے فرماتے تھے کہ: تم میں سے کون ہے جو انہیں بچ کر میری دستگیری کرے۔ (پھر) جو اس کی قیمت ملتی اس سے جو کوئی روٹی کھایتے تھے۔

اگر چاہو تو عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کا حال کہوں کہ جو (سر کے نیچے) پتھر کا تکیر کھتے تھے سخت اور کھردالباس پہنچتے تھے اور (کھانے) میں سالن کے بجائے بھوک اور رات کے چراغ کی جگہ چاند اور سردیوں میں سایہ کے بجائے (ان کے سر پر) زمین کے مشرق و مغرب کا سائبان ہوتا تھا اور زمین جو گھاس پھوس چوپاؤں کیلئے آگاتی تھی، وہ ان کیلئے پھل پھول کی جگہ تھی، نہ ان کی بیوی تھیں جو انہیں دنیا کے جھنگیوں میں بتلا کرتیں اور نہ بال بچ تھے کہ ان کیلئے فکروں اندوہ کا سبب بنتے اور نہ مال و متابع تھا کہ ان کی توجہ کو موڑتا اور نہ کوئی طبع تھی کہ انہیں رسو اکرتی۔ ان کی سواری ان کے دونوں پاؤں اور خادم ان کے دونوں ہاتھ تھے۔

تم اپنے پاک و پاکیزہ نبیؐ کی پیروی کرو، چونکہ ان کی ذات اتباع کرنے والے کیلئے نمونہ اور صبر کرنے والے کیلئے ڈھارس ہے۔ ان کی

وَإِنْ شِئْتَ ثَنَّيْتُ بِمُؤْسِى كَلِيمِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِذْ يَقُولُ: ﴿رَبِّ إِنِّي لِمَا أَنْزَلْتَ إِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيْدٌ﴾، وَاللَّهُ مَا سَعَكَهُ إِلَّا حُبْزًا يَأْكُلُهُ، لِأَنَّهُ كَانَ يَأْكُلُ بَقْلَةَ الْأَرْضِ، وَلَقَدْ كَانَتْ حُضْرَةُ الْبَقْلِ ثُرَى مِنْ شَفِيفِ صِفَاقِ بَطْنِهِ، لِهَذَا إِلَهٍ وَتَشَذُّبٌ لَحُبِّهِ.

وَإِنْ شِئْتَ ثَلَّثْتُ بِدَاؤَدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ صَاحِبِ الْمَزَامِيرِ، وَقَارِئِ أَهْلِ الْجَنَّةِ، فَلَقَدْ كَانَ يَعْمَلُ سَفَّارِفَ الْخُوصِ بِيَدِهِ، وَيَقُولُ لِجُلَسَائِهِ: أَيُّكُمْ يَكْفِيْنِي بَيْعَهَا! وَيَأْكُلُ قُرْصَ الشَّعِيرِ مِنْ ثَبِينَهَا.

وَإِنْ شِئْتَ قُلْتُ فِي عِيسَى بْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَلَقَدْ كَانَ يَتَوَسَّدُ الْحَجَرَ، وَيَلْبِسُ الْخَشِنَ، وَكَانَ إِدَامُهُ الْجُوعَ، وَسِرَاجُهُ بِاللَّيْلِ الْقَمَرَ، وَظِلَالُهُ فِي الشَّيْتَاءِ مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَمَغَارَبَهَا، وَفَاكِهَتُهُ وَرِيحَانُهُ مَا ثُبِّتَ الْأَرْضُ لِلْبَهَائِمِ، وَلَمْ تَكُنْ لَهُ زَوْجَةٌ تَفْتَنُهُ، وَلَا وَلَدٌ يَحْزُنُهُ، وَلَا مَالٌ يَلْفِعُهُ، وَلَا طَيْعٌ يُذِلُّهُ، دَآبَّتُهُ رِجْلَاهُ، وَخَادِمُهُ يَدَاهُ!

فَتَأَسَّسَ بِتَبَيْلَكَ الْأَطَيْبَ الْأَطَهَرَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَإِنَّ فِيهِ أُسْوَةً لِمَنْ تَأَسَّى، وَ

پیروی کرنے والا اور ان کے نقش قدم پر چلنے والا ہی اللہ کو سب سے زیادہ محبوب ہے، جنہوں نے دنیا کو (صرف ضرورت بھر) چکھا اور اسے نظر بھر کر نہیں دیکھا۔ وہ دنیا میں سب سے زیادہ شکم تھی میں بسر کرنے والے اور خالی پیٹ رہنے والے تھے۔ ان کے سامنے دنیا کی پیش کش کی گئی تو انہوں نے اسے قبول کرنے سے انکار کر دیا اور (جب) جان لیا کہ اللہ نے ایک چیز کو برا جانا ہے تو آپ نے بھی اسے برا ہی جانا اور اللہ نے ایک چیز کو حقیر سمجھا ہے تو آپ نے بھی اسے حقیر ہی سمجھا اور اللہ نے ایک چیز کو پست قرار دیا ہے تو آپ نے بھی اسے پست ہی قرار دیا۔ اگر ہم میں صرف یہی ایک چیز ہو کہ ہم اس شے کو چاہنے لگیں جسے اللہ اور رسول برائی سمجھتے ہیں اور اس چیز کو بڑا سمجھنے لگیں جسے وہ حقیر سمجھتے ہیں تو اللہ کی نافرمانی اور اس کے حکم سے سرتاہی کیلئے یہی بہت ہے۔

رسول اللہ ﷺ زمین پر بیٹھ کر کھانا کھاتے تھے اور غلاموں کی طرح بیٹھتے تھے، اپنے ہاتھ سے جوتی ٹانکتے تھے اور اپنے ہاتھوں سے کپڑوں میں پیوند لگاتے تھے اور بے پالان کے گدھے پر سوار ہوتے تھے اور اپنے پیچھے کسی کو بٹھا بھی لیتے تھے۔ گھر کے دروازہ پر (ایک دفعہ) ایسا پرده پڑا تھا جس میں تصویریں تھیں تو آپ نے اپنے ازواج میں سے ایک کو مخاطب کر کے فرمایا کہ اسے میری نظروں سے ہٹا دو۔ جب میری نظریں اس پر پڑتی ہیں تو مجھے دنیا اور اس کی آرائشیں یاد آ جاتی ہیں۔

آپ نے دنیا سے دل ہٹا لیا تھا اور اس کی یاد تک اپنے نفس سے مٹا ڈالی تھی اور یہ چاہتے تھے کہ اس کی سچ دھنگ نگاہوں سے پوشیدہ رہے تاکہ نہ اس سے عمدہ عمدہ لباس

عَزَّاءً لِمَنْ تَعَزِّيْ - وَ أَحَبُّ الْعِبَادَ
إِلَى اللَّهِ الْمُتَّسِّيْ بِنَبِيْهِ، وَ الْمُقْتَصِّ لِأَثْرِهِ .
قَضَمَ الدُّنْيَا قَضِيَا، وَ لَمْ يُعْرَهَا
طَرْفًا، أَهْضَمْ أَهْلِ الدُّنْيَا كَشْحًا،
وَ أَخْمَصْهُمْ مِنَ الدُّنْيَا بَطْنًا،
عُرِضَتْ عَلَيْهِ الدُّنْيَا فَلَمْ يَقْبَلْهَا،
وَ عَلِمَ أَنَّ اللَّهَ سُبْحَانَهُ أَبْغَضَ شَيْئًا
فَأَبْغَضَهُ، وَ حَقَرَ شَيْئًا فَحَقَرَهُ،
وَ صَغَرَ شَيْئًا فَصَغَرَهُ . وَ لَوْلَمْ يَكُنْ فِينَا إِلَّا
حُبْنَا مَا أَبْغَضَ اللَّهُ وَ رَسُولُهُ، وَ تَعْظِيمُنَا مَا
صَغَرَ اللَّهُ وَ رَسُولُهُ، لَكَفَى بِهِ شِقَاقًا لِّهُ، وَ
مُحَادَدَةً عَنْ أَمْرِ اللَّهِ .

وَ لَقَدْ كَانَ عَلَيْهِ اللَّهِ يَأْكُلُ عَلَى الْأَرْضِ، وَ
يَجْلِسُ جِلْسَةَ الْعَبْدِ، وَ يَخْصِفُ بِيَدِهِ
تَعْلَةً، وَ يَرْقَعُ بِيَدِهِ ثُوبَةً، وَ يَزْكُبُ الْحِمَارَ
الْعَارِيَ، وَ يُرْدِفُ خَلْفَهُ، وَ يَكُونُ السِّتْرُ
عَلَى بَابِ بَيْتِهِ فَتَكُونُ فِيهِ التَّضَاؤِيْرُ
فَيَقُولُ: «يَا فُلَانَةً! لَا حَدَّى أَرْوَاجِهِ .
غَنِيَّيْهِ عَنِّي، فَإِنِّي إِذَا نَظَرْتُ إِلَيْهِ ذَكَرْتُ
الْدُّنْيَا وَ زَخَارِفَهَا» .

فَأَعْرَضَ عَنِ الدُّنْيَا بِقَلِيْهِ، وَ أَمَاتَ
ذَكَرَهَا مِنْ نَفِيْهِ، وَ أَحَبَّ أَنْ تَغْيِبَ
زِينَتُهَا عَنِ عَيْنِهِ، لِكَيْلَا يَتَّخِذَ مِنْهَا

حاصل کریں اور نہ اسے اپنی منزل خیال کریں اور نہ اس میں زیادہ قیام کی آس لگائیں انہوں نے اس کا خیال نفس سے نکال دیا تھا اور دل سے اسے ہٹا دیا تھا اور نگاہوں سے اسے اوچھل رکھا تھا۔ یونہی جو شخص کسی شے کو براسمجھتا ہے تو نہ اسے دیکھنا چاہتا ہے اور نہ اس کا ذکر سننا گوارا کرتا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (کے عادات و حوصلات) میں ایسی چیزیں ہیں کہ جو تمہیں دنیا کے عیوب و قبایح کا پتہ دیں گی، جبکہ آپ اس دنیا میں اپنے خاص افراد سمیت بھوکے رہا کرتے تھے اور باوجود انہتائی قرب منزلت کے اس کی آرائشیں ان سے دور کھی گئیں۔

چاہیے کہ دیکھنے والا عقل کی روشنی میں دیکھے کہ اللہ نے انہیں دنیانہ دے کر ان کی عزت بڑھائی ہے یا اہانت کی ہے؟ اگر کوئی یہ کہے کہ اہانت کی ہے تو اس نے جھوٹ کہا ہے اور بہت بڑا بہتان باندھا اور اگر یہ کہے کہ عزت بڑھائی ہے تو اسے یہ جان لینا چاہیے کہ اللہ نے دوسروں کی بے عزتی ظاہر کی جبکہ انہیں دنیا کی زیادہ سے زیادہ وسعت دے دی اور اس کا رخ اپنے مقرب ترین بندے سے موڑ کھا۔

پیروی کرنے والے کو چاہیے کہ ان کی پیروی کرے اور ان کے نشان قدم پر چلے اور انہی کی منزل میں آئے ورنہ ہلاکت سے محفوظ نہیں رہ سکتا، کیونکہ اللہ نے ان کو (قرب) قیامت کی نشانی اور جنت کی خوشخبری سنانے والا اور عذاب سے ڈرانے والا قرار دیا ہے۔ دنیا سے آپ بھوکے نکل کھڑے ہوئے اور آخرت میں سلامتیوں کے ساتھ پہنچ گئے۔ آپ نے تعمیر کیلئے کبھی پتھر پر پتھر نہیں رکھا، یہاں تک کہ آخرت کی راہ پر چل دیئے اور اللہ کی طرف بلا وادیئے والے کی آواز پر لبیک کہی۔

ریاشا، وَ لَا يَعْتَقِدُ هَا قَرَارًا، وَ لَا يَرِيْدُ جُوْ فِيْهَا مُقاَمًا، فَأَخْرَجَهَا مِنَ النَّفْسِ، وَ أَشْخَصَهَا عَنِ الْقُلْبِ، وَ غَيَّبَهَا عَنِ الْبَصَرِ。 وَ كَذَلِكَ مَنْ أَبْغَضَ شَيْئًا أَبْغَضَ آنَ يَنْظَرُ إِلَيْهِ، وَ آنَ يُدْكَرُ عِنْدَهُ۔

وَ لَقَدْ كَانَ فِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَا يَدُلُّكَ عَلَى مَسَاوِي الدُّنْيَا وَ عِيُوبِهَا: إِذْ جَاءَ فِيْهَا مَعَ حَاصِتِهِ، وَ زُوِّيْتُ عَنْهُ زَخَارِفَهَا مَعَ عَظِيمِ زُلْفِتِهِ۔

فَلَيَنْظُرْ نَاظِرٌ بِعَقْلِهِ: أَكْرَمَ اللَّهُ مُحَمَّدًا بِذَلِكَ أَمْ أَهَانَهُ؟ فَإِنْ قَالَ: أَهَانَهُ، فَقَدْ كَذَبَ وَ أَقْتَلَ بِالْأِفْكِ الْعَظِيمِ، وَ إِنْ قَالَ: أَكْرَمَهُ، فَلَيَعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ قَدْ أَهَانَ غَيْرَهُ حَيْثُ بَسَطَ الدُّنْيَا لَهُ، وَ زَوَّاهَا عَنْ أَقْرَبِ النَّاسِ مِنْهُ۔

فَتَائِسٌ مُتَائِسٌ بِنَيِّهِ، وَ افْتَصَّ أَثْرَهُ، وَ وَلَجَ مَوْلَجَهُ، وَ إِلَّا فَلَا يَأْمَنْ الْهَلَكَةَ، فَإِنَّ اللَّهَ جَعَلَ مُحَمَّدًا ﷺ عَلَيْهِ الْأَكْثَرَ لِلسَّاعَةِ، وَ مُبَشِّرًا بِالْجَنَّةِ، وَ مُنْذِرًا بِالْعُقُوبَةِ۔ خَرَجَ مِنَ الدُّنْيَا خَمِيسًا، وَ وَرَدَ الْآخِرَةَ سَلِيمًا، لَمْ يَضَعْ حَجَرًا عَلَى حَجَرٍ، حَقِّيَ مَضِيَ لِسَبِيلِهِ، وَ أَجَابَ دَاعِيَ رَبِّهِ۔

یہ اللہ کا ہم پر کتابڑا احسان ہے کہ اس نے میں ایسے پیش رو پیشو
جیسی نعمت عظیمی بخشی کہ جن کی ہم پیروی کرتے ہیں اور قدم بقدم چلتے
ہیں۔ (انہی کی پیروی میں) خدا کی قسم! میں نے اپنی اس تیص میں
اتنے پیوند لگائے ہیں کہ مجھے پیوند لگانے والے سے شرم آنے لگی
ہے۔ مجھ سے ایک کہنے والے نے کہا کہ کیا آپ اسے اتاریں گے
نہیں؟ تو میں نے اسے کہا کہ: میری (نظر وہ سے) دور ہو کر
صح کے وقت ہی لوگوں کو رات کے چلنے کی قدر ہوتی ہے اور وہ اس
کی مدح کرتے ہیں۔

--☆☆--

خطبہ (۱۵۹)

اللہ نے اپنے رسول ﷺ کو حکمتے ہوئے نور، روشن دلیل،
کھلی ہوئی راہ شریعت اور ہدایت دینے والی کتاب کے ساتھ بھیجا۔
ان کا قوم و قبیلہ بہترین قوم و قبیلہ اور شجرہ بہترین شجرہ ہے کہ جس کی
شاخیں سیدھی اور پھل جھکے ہوئے ہیں۔ ان کا مولد مکہ اور بحرت کا
مقام مدینہ ہے کہ جہاں سے آپ کے نام کا بول بالا ہوا اور آپ کا
آوازہ (چارسو) پھیلا۔

اللہ نے آپ کو مکمل دلیل، شفاف بخش نصیحت اور (پہلی جہالتوں کی)
تلائی کرنے والا پیغام دے کر بھیجا اور ان کے ذریعہ سے (شریعت
کی) نامعلوم را ہیں آشکارا کیں اور غلط سلط بدعتوں کا قلع قمع کیا اور
(قرآن و سنت میں) بیان کئے ہوئے احکام واضح کئے تواب "جو شخص
بھی اسلام کے علاوہ کوئی اور دین چاہے" تو اس کی بد بخشی مسلم، اس کا
شیرازہ درہم و برہم اور اس کا منہ کے بل گر ناسخت (وناگزیر) اور انجام
طويل حزن اور مہلک عذاب ہے۔ میں اللہ پر بھروسہ رکھتا ہوں ایسا
بھروسہ کہ جس میں ہمہ تن اس کی طرف توجہ ہے اور ایسے راستے کی

فَمَا أَعْظَمَ مِنَّةَ اللَّهِ عِنْدَنَا حِينَ
أَنْعَمَ عَلَيْنَا بِهِ سَلَفًا نَتَّبِعُهُ
وَ قَائِدًا نَطَأً عَقِبَهُ! وَاللَّهُ! لَقَدْ
رَقَعْتُ مِدْرَعَتِي هُذِهِ حَتَّى اسْتَحْيِيْتُ
مِنْ رَّاقِعَهَا، وَ لَقَدْ قَالَ لِي فَائِلٌ:
آلا تَنْبِذُهَا عَنْكَ؟ فَقُلْتُ: اغْرِبْ
عَنِّي، فَعِنْدَ الصَّبَاحِ يَحْمَدُ الْقَوْمُ
السُّرَى!

-----☆☆-----

(۱۵۹) وَمَنْ خُذْلَهُ لَهُ عَلَيْهِ الْمَلَامُ

بَعْثَةٌ بِالنُّورِ الْمُضِيءِ، وَ الْبُدْهَانِ الْجَلِيلِ،
وَ الْمِنْهَاجِ الْبَادِيِّ، وَ الْكِتَابِ الْهَادِيِّ.
أُسْرَئِيلُهُ خَيْرُ أُسْرَةٍ، وَ شَجَرَتُهُ خَيْرُ شَجَرَةٍ،
أَغْصَانُهَا مُعْتَدِلَةٌ، وَ ثَيَارُهَا مُتَهَدِّلَةٌ.
مَوْلِدُهُ بِمَكَّةَ، وَ هَجْرَتُهُ بِطَيْبَيَّةَ، عَلَّا بِهَا
ذُكْرُهُ، وَ امْتَدَّ مِنْهَا صَوْتُهُ.

أَرْسَلَهُ بِحُجَّةٍ كَافِيَّةٍ، وَ مَوْعِظَةٍ شَافِيَّةٍ، وَ
دَعْوَةٍ مُتَلَاقِيَّةٍ. أَظْهَرَ بِهِ الشَّرَّ آئِعَ
الْمُجْهُوَّلَةَ، وَ قَيَّعَ بِهِ الْبِدَعَ الْمُدْخُوَّلَةَ، وَ
بَيَّنَ بِهِ الْأَحْكَامَ الْمُفَصُّلَةَ. فَ مَنْ يَبْتَغِ
غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِيْنًا تَتَحَقَّقُ شَقْوَتُهُ، وَ
تَنْفَصِصُمْ عَرْوَتُهُ، وَ تَعْظُمُ كَبُوَّتُهُ، وَ يَكُنْ
مَأْبَهُ إِلَى الْحُزْنِ الطَّوِيلِ وَ الْعَذَابِ الْوَبِيلِ
وَ آتَوَكَلٌ عَلَى اللَّهِ تَوَكُّلٌ الْإِنَابَةِ إِلَيْهِ، وَ